تاریخ :← ۱۳-۱-۲۰۲۲   دن :← جمعرات

سبق نمبر :← ۱

سبق کا نام :← انسانِ کامل

الفاظ	معنی
۱- قریش	عرب کا ایک ذی عزت قبیلہ، پیغمبر خداؐ اسی قبیلے سے تھے۔
۲- انسانِ کامل	وہ شخصیت جو تمام انسانی صفات اور اعلیٰ اقدار کی حامل ہو۔ یہ خطاب نبیؐ کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہے
۳- صراطِ مستقیم	سیدھا راستہ
۴- جوت	روشنی
۵ عقیدت	اعتقاد
۶- نام کا کلمہ پڑھنا	بہت زیادہ تعریف کرنا
۷- انتقال	وفات
۸- ولایت	ولی ہونا
۹- سرپرستی	حمایت
۱۰- ہونہار	وہ جس میں لیاقت اور قابلیت کے آثار پائے جائیں
۱۱- گردوپیش	آس پاس
۱۲- معلمینِ اخلاق	معلمین (معلم کی جمع) معلمینِ اخلاق سے مراد اچھے اخلاق کی تعلیم دینے والے۔
۱۳- ہادی	ہدایت کرنے والا
۱۴- چچیرہ	چچا
۱۵- بیوہ خاتون	وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو۔
۱۶- مروّت	لحاظ
۱۷- جھول	ڈھیلا پن
۱۸- صادق	سچا

۱۹- امین	امانت دار
۲۰- معرفتِ الٰہی	معرفت اللہ
۱۲- قلبِ صافی	صاف دل
۲۲- ناآشنا	اجنبی
۳۲- حیثیت	خواہش
۴۲- حقیقی	اصلی
۵۲- گھپ اندھیرا	بہت زیادہ تاریکی

سوالات

۱- حضرت محمدؐ کو زندگی کے ابتدائی دور میں کن مشکلات سے سابقہ پڑا؟

جواب- حضرت محمدؐ کے ابتدائی دور میں ہی والدین کا سایہ اُن کے سر سے اُٹھ گیا۔ پیدائش سے کچھ مہینے پہلے ہی والد محترم چل بسے اور چھ برس کی عمر میں والدہ محترمہ کا سایہ بھی اُن کے سر سے اُٹھ گیا۔ پھر آپؐ کی پرورش کی ذمہ داری آپؐ دادا نے اُٹھائی لیکن دو سال کے بعد دادا جان کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ اس کے بعد آپؐ اپنے چچا کی سرپرستی میں آئے۔ اسی طرح ان کی زندگی کا ابتدائی دور مشکلات میں گزرا۔

۲- کن خصوصیات کی بنا پر حضرت محمدؐ حضرت خدیجہؓ سے متاثر ہوئیں؟

جوابؐ- مکہ کی ایک نہایت شریف اور باحیا بیوہ خاتون حضرت خدیجہؓ نے اپنی تجارت کا انتظام آپؐ کے حوالے کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ایمانداری اور امانت داری سے حضرت خدیجہؓ آپؐ
سے متاثر ہوگئی اور اسی طرح سے اُن کے ساتھ نکاح کرنے
کی خواہش کا اظہار کیا۔

۳۔ معرفت الٰہی اور خدمت خلق کی وضاحت کیجیے؟

جواب: انسان کامل میں معرفِ الٰہی اور خدمت خلق جیسی
صفات خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ معرفت الٰہی کے معنی
ہیں خدا شناسی یا خدا کو پہچاننا۔
خدمت خلق بھی ایک اہم صفت ہے۔ اس سے مراد
ہے لوگوں کی خدمت کرنا۔

جاڑے، گرمی، اور برسات کی تعریف
کرنے کے بعد بڑیا کو تین ہزار اشرفیاں
کی تھیلی دی۔ بڑیا خوشی خوشی گھر اس لیے
گئی کیونکہ اشرفیاں دیکھ کر اُس
کی بہو اور بیٹا اس کو گھر میں پھر رہنے دے
گے۔

تاریخ :← ۱۳-۱-۲۰۲۲ دن :← جمعرات

سبق نمبر :← ۲ سبق کا نام :← انفارمیشن ٹیکنالوجی

الفاظ	معنی
۱- برعکس	برخلاف
۲- تجسس	تلاش
۳- لاعلمی	بے خبری
۴- سنسنی	کپکپی کی حالت
۵- مانوس	مائل
۶- ڈھلان	نشیب
۷- دستکاری	ہاتھ کا کام
۸- تحریک دینا	حرکت دینا
۹- وسیلہ	ذریعہ
۱۰- موجد	ایجاد کرنے والا
۱۱- مربوط	باہم تعلق رکھنے والا
۱۲- وسیع و عریض	لمبا چوڑا
۱۳- ترسیل	روانہ کرنے
۱۴- ان گنت	جو گنتی میں نہ آسکے
۱۵- لاطینی زبان	رومی زبان
۱۶- محدود	حد لگا
۱۷- غالب آنا	جیت جانا
۱۸- نجی	ذاتی

سوالات

۱- ابتدائی دور کے انسان کی زندگی کیسی تھی ؟

جواب ابتدائی دور کے انسان کی زندگی نہایت ہی مشکل سے گزرتی تھی کیونکہ انسان بے خبری اور لاعلمی میں مبتلا تھا -

۲- آج کے عہد کو "انفارمیشن ٹیکنالوجی" کی صدی کیوں کہا گیا ہے ؟

جواب۲ آج کے عہد کو "انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صدی" اسلئے کہا جاتا ہے کیونکہ انسان بے خبری کی دنیا سے باہر آیا ہے اور انسان دیکھتے ہی دیکھتے پتھر کی عہد سے دستکاری اور پتھر مشینی عہد میں گیا طرح طرح ایجادات بے خبری اور معیوب معاشرے میں رہنے کی تحریک دیتی - اسی ٹیلنتی اور منوسے ٹیلی وژن، ٹیلی گراف، کمپیوٹر جیسی ایجادات سامنے آئی - ہم اب انسان کے پاس سب کچھ موجود ہے

۳- ہماری زندگی میں ٹیلی ویژن کی کیا اہمیت ہے ؟

جواب۳ ہماری زندگی میں ٹیلی ویژن کی اہمیت بہت ہے ٹیلی ویژن پر ہر قسم چینل لگا، تفریحی، پر مختلف سوغات پر ترتیب دیے گئے پروگرام بارے میں گھر بیٹھے دیکھ سکتے ہیں. جو کہ تکنیک کے اعتبار سے ٹیلی ویژن، ریڈیو کی ایسی ترقی یافتہ شکل ہے جس سے ہم سن سکتے ہی نہیں بلکہ دیکھ بھی سکتے ہیں -

۴- کمپیوٹر نے ہماری زندگی کے ہر شعبہ کو کس طرح متاثر کیا ہے ؟ تفصیل سے لکھئے ؟

جواب۴ کمپیوٹر نے ایک ایسا پرزہ دو مشین اسے ہے جو عقل سے عاری ہے مگر عمل میں پرزادوں گھنٹوں پر بری ہے

کمپیوٹر بھی اسی طرح کی ایجاد میں ایک جن کی
طرح ہوتا ہے جو ہر وقت انسانی احکام کا پابند نظر آتا
ہے کہا جاتا ہے کہ ایک الیکٹرانک دماغ ہے کمپیوٹر ایک
سیکنڈ میں کئی ایک ہی احکامات پر عمل کر لیتا
ہے جبکہ اسی کام کرنے میں ایک انسان کو بڑا ایک
سال لگ جاتا ہے کمپیوٹر انسان کی بھی دیتی ہے
جس نے ہماری زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے

۵. انٹرنیٹ کے کیا فائدے ہیں؟

جواب ۵ انٹرنیٹ کے بہت سارے فائدے ہیں لیکن سب سے
بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہم اس کی مدد سے انسان گھر
بیٹھے دنیا بھر کی معلومات وقت اور کم خرچ میں
حاصل ہو سکتی ہے اسے کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے
دنیا بھر میں پل بھی ہوتی ہر پل ادھر سے بات
چیت کر سکتے ہیں تعلیم کاروبار صحت اور ہماری
سے متعلق معلومات سے حساب ہو سکتے ہیں سفر اور
ہر سفر کے لئے انٹرنیٹ ایک رہبر کا کام انجام دیتا
ہے

6. ای میل سے کیا مراد ہے؟

جواب ای میل سے مراد برقی تاروں کے ذریعے پیغام رسانی
ای میل الیکٹرانک میل کا مختصر نام ہے۔ یہ نہ کوئی ڈاک
ہے اور نہ ہی ٹیلی فون کال۔ بلکہ یہ ایک نیا مواصلاتی
نظام ہے جو ڈاک کے خطوط کے مقابلے میں
انتہائی تیز رفتار اور سستا ہے۔

Page No.:
Date:

(فراق گورکھپوری)

(غزل کی تشریح (۱))

ڈری ڈری سی شب مرگ ختم پر آئی
وہ پو پھٹی، وہ نئی زندگی نظر آئی

شاعر نے اس مصرعے میں انگریزوں کے ظلم و ستم کی طرف اشارہ کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ اے لوگوں مایوس، نا امید مت رہو۔ اب موت کی رات ختم ہونے والی ہے اور نئی صبح نمودار ہو چکی ہے اور اب ظلم و ستم کا بازار ختم ہونے والا ہے۔

یہ موڑ وہ ہے کہ پرچھائیاں نہ دیں گی ساتھ۔
مسافروں سے کہو اُس کی رہ گزر آئی۔

شاعر اس مصرعے میں مسافروں کو حوصلہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم جس منزل کی طرف بڑھ رہے ہو وہ نزدیک ہی ہے تمہیں اسے حاصل کرنے کے لئے اکیلے ہی چلنا ہے یہاں تک کہ پرچھائیاں بھی ساتھ نہیں دیں گی اس لئے ہمت اور حوصلے کے ساتھ منزل کی طرف بڑھو

فضا تبسم صبح بہار تھی لیکن
پہنچ کے منزل جاناں پہ آنکھ بھر آئی۔

شاعر فرماتے ہیں کہ صبح کے دل فریب اور حسین منظر

یہاں ہر کوئی لطف اٹھاتا ہے کیونکہ چاروں طرف بہار
کا سماں دکھائی دیتا ہے لیکن جب میں صبح کے وقت
محبوب کی منزل کی طرف بڑھا تو میری آنکھوں
میں آنسو نکل آئے۔ اس لئے کہ مجھے اس کے ستم
یاد آ گئے۔

کسی کی بزم طرب میں حیات بٹتی تھی
امیدواروں میں کل موت بھی نظر آئی

اس مصرعے میں شاعر نے انگریزوں کے ظلم و
ستم کو دہرایا ہے اور فرماتے ہیں کہ انگریز لوگوں پر
ظلم کرتے ہیں۔ انہیں قتل کرتے تھے اور خود عیش
کرتے تھے۔ محفلیں سجاتے تھے لیکن جن کے
رشتہ دار آزادی کی راہ میں شہید ہو گئے
وہ ماتم کرتے ہیں

کہاں ہے ایک سے انسانیت کا بار اٹھا
کہ یہ بلا بھی ترے عاشقوں کے سر آئی۔

شاعر اس مقطع میں فرماتے ہیں کہ انسانیت کا بوجھ
ہر ایک نہیں اٹھا سکتا ہے بلکہ یہ کام وہی انجام دیتا
ہے جو اپنے محبوب کے عاشق ہوں گے

(۲)

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں
لیکن اس ترک محبت کا بھروسہ بھی نہیں

شاعر فرماتے ہیں کہ میرے سر میں نہ محبت کی کوئی دیوانگی ہے اور نہ اُسے حاصل کرنے کے لئے دل میں کوئی تمنا ہے لیکن میں اپنے دل سے محبت کو نکال بھی نہیں سکتا یعنی شاعر کو اپنے آپ پر بھروسہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو وہ محبت اپنا سکتا ہے اور نہ چھوڑ سکتا ہے۔

دل کی گنتی نہ یگانوں میں نہ بیگانوں میں لیکن
اس جلوہ گہہ ناز سے اُٹھتا بھی نہیں۔

شاعر فرماتے ہیں کہ میرا شمار محبوب کے سامنے نہ اپنوں میں ہے اور نہ غیروں میں مگر اس کے ڈر سے یا نگاہ سے ہٹتا بھی نہیں ہوں۔ اس لئے کہ کبھی نہ کبھی معشوق پیار مجھ پر بھی مہربانی کی نظر سے دیکھے گا۔

مہربانی کو محبت نہیں کہتے اے دوست
آہ اب مجھ سے تری رنجش بے جا بھی نہیں

شاعر فرماتے ہیں کہ اے میرے دوست مہربانی کو محبت نہیں سمجھتے مگر دوسری طرح میں تمہیں ناراض نہیں کرنا چاہتا اور تمہارا دل بھی دکھانا نہیں چاہتا۔ مگر محبوب جس انداز تیری طرف دیکھتا ہے اسے محبت نہ سمجھو۔

ایک مدت سے تری یاد بھی آتی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں

شاعر فرماتے ہیں کہ محبوب کی یاد بہت مدت سے میرے دل میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ میں نے ہمیشہ کے لئے بھلا ڈالا اگرچہ مجھے اس کی یاد نہیں آتی لیکن اس کے خیال میں نے اپنے دل سے نہیں نکال لا ہے۔

آہ! یہ مجمع احباب یہ بزم خاموش
آج محفل میں فراق سخن آرا بھی نہیں۔

شاعر اس مقطع میں فرماتے ہیں کہ مجھے افسوس ہے کہ آج دوستوں کی محفل میں خاموشی چھا گئی ہے کیونکہ آج کے اس محفل میں فراق کا شیریں کلام سنانے والا کوئی نہیں ہے۔

(۱۳)

آنکھوں میں جو بات ہو گئی ہے۔
اک شرح حیات ہو گئی ہے۔

شاعر فرماتے ہیں کہ میرے محبوب کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ہے جب بھی میں اس کی آنکھوں کی طرح دیکھتا یا اشاروں میں بات کرتا ہوں تو اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوتا

ہے کہ جیسے مجھے ایک نئی زندگی ملتی ہے

کیا جانئے موت کیا تھی پہلے
اب میری حیات ہو گئی ہے۔

شاعر فرماتے ہیں کہ مجھے پہلے موت سے ڈر لگتا تھا کیونکہ میں زندگی سے نا امید ہو چکا تھا لیکن جب مجھے محبوب کے وجود کا احساس ہو گیا تو موت کا ڈر آہستہ آہستہ سے ختم ہونے لگا اور زندگی میں پھر سے نئی رونق آ گئی۔

اس دور میں زندگی بشر کی
بیمار کی رات ہو گئی ہے۔

شاعر فرماتے ہیں کہ آج کل کے دور میں زندگی گزارنا بہت مشکل ہے کیونکہ تمنا کو پورا کرتے کرتے ایک انسان کی زندگی ختم ہو جاتی ہے اسلئے آج کل کے انسان کی حالت ایک بیمار جیسی بن چکی ہے۔

جس چیز کو چھوڑ دیا ہے تو نے
اب برگ نبات ہو گئی ہے۔

شاعر فرماتے ہیں کہ میرے محبوب حسن بے مثال اور لاجواب ہے جس چیز کو بھی چھوتا ہے اس چیز میں نئی زندگی ملتی ہے۔

اک ایک صفت فراقؔ اس کی
دیکھا ہے تو ذات ہو گئی ہے۔

شاعر مقطع میں اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہے کہ ایک فراق محبوب کی ہر ایک خوبی لاجواب ہے ایسا لگتا ہے کہ انہی خوبیوں کی وجہ سے وہ ہر جگہ پہچانا جاتا ہے۔